بشپ لی نے بتایا کہ کونسل، مسیحی فرقوں کے باہمی اختلافات کے باوجود، صباح میں مشترکہ مقاصد اور اقوامانیت کو فروغ دینے کے لیے دس فرقوں کا ایک مشترک پلیٹ فارم ہے۔ (دی کیتھولک نیوز بحوالہ "فوکس" لیسٹر۔ مارچ ۱۹۹۲ء)

امریکہ / یورپ

ریاست ہائے متحدہ امریکہ: مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے لبنانی امریکیوں کا اجلاس

لبنان کی مدد کے حوالے سے مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے لبنانی امریکیوں کو باہم متحد کرنے کی ایک نئی کوشش کا آغاز ۲۶ فروری کے ایک اجلاس سے ہوا ہے۔ جو نیویارک کے کارڈ نیل جان او کونر نے بُلایا تھا۔ کارڈینل کی دعوت پر پورے ملک سے چالیس اہم رہنما جو اُن کی رہائش گاہ پر جمع ہوئے، اُن میں مذہبی رہنما اور عام افراد شامل تھے۔ یہ رہنما بجا طور پر دروزوں اور دوسری مسلم برادریوں کے ساتھ ساتھ لبنان میں موجود مختلف مسیحی اداروں کی نمائندگی کرتے تھے۔

مذہبی رہنماؤں میں مارونی آرک بشپ فرانسس۔ ایم۔ زیاک اور سُنی و شیعہ امام جمعہ و جماعت شامل تھے، ویٹیکن کی طرف سے اقوام متحدہ میں متعیّن نمائندے آرک بشپ رینیٹو مارٹینو بھی شرکاء میں سے تھے۔

کارڈینل او کونر [Catholic Near East welfare Association کیتھولک ویلفیر ایسوسی ایشن برائے مشرق قریب] کے صدر ہیں۔ انھوں نے اپنی اور اپنی تنظیم کی طرف سے وعدہ کیا کہ وہ لبنان کے لیے مزید امریکی تعاون حاصل کرنے کے لیے کوشش کریں گے۔ نیز وہ اس نوعیت کے دوسرے مقاصد کے لیے کوشاں رہیں گے۔ مثال کے طور پر اُن کی کوشش ہوگی کہ امریکی شہریوں کے لبنان جانے پر جو پابندی ہے، ختم ہوجائے اور لبنان میں امریکی قونصل خانہ کام شروع کردے۔

"کیتھولک ویلفیر ایسوسی ایشن برائے مشرق قریب" کے سیکرٹری اور دوسرے اعلیٰ اسٹاف نے بھی اجلاس میں شرکت کی۔ ایسوسی ایشن کے ایک رُکن نے کہا کہ "ایسوسی ایشن کے اسٹاف کو لبنان کے سفر کی عمومی پابندی کے علی الرغم استثناء حاصل ہے اور یہ اجازت مختلف حکومتوں کی تائید و تعاون سے حاصل ہوئی ہے۔"

لبنانی امریکیوں کے گروہوں کو یکجا کر کے کارڈینل او کونر اپنے اُس وعدے کو پورا کر رہے ہیں جو آغاز جنوری ۱۹۹۲ء میں اُنہوں نے لبنان کے دورے میں کیا تھا۔ انہوں نے لبنان کے اعلیٰ عہدہ داروں کو بتایا تھا کہ وہ لبنان کے لیے لبنانی امریکیوں سے مزید تعاون حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔

اجلاس کے بعد نیویارک میں لبنانی قونصل جنرل انتونیو شدید نے اس تاریخی موقع پر کارڈینل او کونر کے اعزاز میں ایک دعوت کا اہتمام کیا جس میں انہوں نے اپنی تقریر میں کارڈینل سے کہا کہ "آپ نے وعدہ کیا اور اسے حسب معمول پورا کیا ہے۔"

قونصل جنرل نے مزید بتایا کہ صدر الیاس ہراوی نے کارڈینل او کونر کو ہدیۂ تبریک پیش کیا ہے اور اس منصوبے میں اُن کی کامیابی کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا ہے۔ قونصل جنرل نے مزید کہا کہ کارڈینل کی رہائش گاہ پر بُلائے گئے اس اجلاس میں پہلی بار لبنانی امریکیوں کی اس قدر وسیع نمائندگی تھی۔ لبنانی قونصل خانے کی دعوت میں اقوام متحدہ میں ویٹیکن کے نمائندے کی موجودگی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اُنہوں نے مزید کہا کہ وہ اُس شخص یعنی پوپ جان پال دوم کے نمائندے ہیں جنہوں نے لبنان کی طرف سے دُنیا کے کسی بھی دوسرے شخص کی نسبت زیادہ مواقع پر گفتگو کی ہے۔ واضح رہے کہ آرک بشپ رینیٹو مارٹینو ۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۰ء کے درمیانی عرصے میں لبنان میں مامور تھے۔ (رپورٹ: دی کیتھولک نیوز بحوالہ ماہنامہ "فوکس" - لیسٹر)

"سرد جنگ کی جگہ اسلام اور مغرب کے درمیان کوئی نئی محاذ آرائی شروع نہیں کی جا رہی۔"

[سوویت یونین اور اس سے وابستہ بلاک کے خاتمے سے دنیا کی سیاسی صورتِ حال بہت تیزی سے تبدیل ہوئی ہے۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ دنیا کی واحد سپر پاور کی حیثیت سے اپنی بالادستی منوانے کے لیے کوشاں ہے اور مغرب کے ترقی یافتہ اور باوسائل ممالک نے، جو دنیا کے "پانچ بڑوں" میں بھی شامل ہیں، امریکہ کے منصوبوں کی تائید کی ہے۔ آج جب سوویت یونین دنیا کے نقشے سے سابقہ صورت میں غائب ہو گیا ہے، مغرب اور امریکہ کے بعض اہل قلم نے اپنی توجہ کا مرکز عالم اسلام کو بنا لیا ہے۔ انہیں عالم اسلام کی ابھرتی ہوئی اسلامی تحریکوں سے خطرہ محسوس ہونے لگا ہے۔ امریکہ کے پریس میں ایسے مضامین کثرت سے شائع ہو رہے ہیں جن میں مستقبل کی دنیا کو جو خطرات درپیش ہیں، ان میں "اسلامی بنیاد پرستی" کو شامل کیا گیا ہے۔ تاہم ایک کمزور سی آواز بھی کبھی کبھی سنائی دے